اسلام اور ماحولیاتی شعور: اردو علمی ذخیرے میں فکری و تجزیاتی مطالعہ

Islam and Ecological Consciousness: A Critical Analysis of Urdu Scholarship

Dr. Asma Aziz
Assistant Prof, Deptt. of Islamic Studies,
GC Women University Faisalabad
Email: Asmaaziz@gcwuf.edu.pk
Ms. Komal Naz
MPhil Scholar, Deptt. of Islamic Studies,
GC Women University Faisalabad

Abstract:
This study explores the concept of ecological consciousness in Islam through a critical analysis of Urdu scholarly literature. In the wake of global environmental crises, a renewed reflection on the relationship between humanity, nature, and divine responsibility has become essential. Urdu intellectual heritage comprising Quranic interpretations, Hadith commentaries, fiqh writings, sermons, and modern Islamic thought offers a rich resource for understanding Islamic perspectives on ecology. The research critically examines how Urdu scholarship articulates key Islamic environmental principles such as respect for creation, moderation in resource use, stewardship (khilāfah), and moral responsibility (amānah). The aim is to assess the extent to which Islamic ecological ethics are embedded in Urdu academic discourse and to identify their potential contribution to contemporary debates on sustainability and environmental justice. The study proposes an integrated framework that bridges Islamic teachings, moral values, and the Sustainable Development Goals (SDGs), paving the way for a renewed Islamic ecological consciousness.
Keywords: Islamic Ecological Consciousness, Urdu Scholarly Discourse, Islamic Environmental Ethics, Concept of Stewardship and Trusteeship, Sustainable Development in Islamic Thought

تمہید:

ماحولیاتی اور موسمیاتی تغیرات آج کی دنیا کے نہایت اہم اور سنجیدہ مسائل میں شمار ہوتے ہیں۔ انسانی طرزِ زندگی، صنعتی ترقی، اور وسائل کے بے جا استعمال نے قدرتی ماحول میں وہ بگاڑ پیدا کر دیا ہے جس کے اثرات انسانی صحت، معاشرتی استحکام، اور عالمی نظام پر گہرائی سے مرتب ہو رہے ہیں۔ جدید سائنس اس بحران کو سائنسی

اصطلاحات اور اعداد و شمار کے ذریعے بیان کرتی ہے، تاہم اسلام چونکہ دینِ فطرت ہے، اس لیے اس نے صدیوں پہلے ماحولیات کے بنیادی اصول اور اخلاقی ضابطے متعین کر دیے تھے۔ قرآنِ مجید کی متعدد آیات اور رسولِ اکرم ﷺ کی احادیث میں زمین کی آبادکاری، فطرت کے ساتھ ہم آہنگی، اعتدال، صفائی، اور وسائل کے درست استعمال پر واضح ہدایات موجود ہیں۔

اردو زبان میں ماحولیاتی اور موسمیاتی مسائل کو اسلامی زاویۂ نگاہ سے پیش کرنے کی کوشش نسبتاً نئی ہے، لیکن گزشتہ چند دہائیوں میں اس موضوع پر قابلِ قدر علمی و تحقیقی کتب اور مضامین منظرِ عام پر آئے ہیں۔ ان تحریروں میں نہ صرف قرآنی آیات اور احادیث سے استدلال کیا گیا ہے بلکہ جدید ماحولیاتی چیلنجز کو اسلامی اخلاقیات اور فقہی اصولوں کے ساتھ جوڑنے کی کوشش بھی کی گئی ہے۔ اس کے نتیجے میں اردو علمی ذخیرے میں ایک ایسا فکری رجحان پیدا ہوا ہے جو ماحولیاتی بحران کو محض سائنسی یا تمدنی مسئلہ نہیں بلکہ دینی و اخلاقی ذمہ داری قرار دیتا ہے۔

یہ تحقیق انہی اردو کتب اور مضامین کا تجزیاتی مطالعہ پیش کرتی ہے جنہوں نے اسلام اور ماحولیات کے باہمی تعلق کو موضوع بنایا ہے۔ اس میں ان تحریروں کے علمی معیار، ماحولیاتی مسائل کے احاطے، اسلامی مصادر سے استدلال اور جدید سائنسی تناظر سے مطابقت کا جائزہ لیا گیا ہے۔ اس مطالعے کا مقصد یہ ہے کہ ایک طرف اسلامی ماحولیاتی فکر کے مضبوط پہلوؤں کو اُجاگر کیا جائے اور دوسری طرف ان کمزوریوں یا خلا کو بھی سامنے لایا جائے جن پر مزید تحقیق کی ضرورت ہے، تاکہ اردو زبان میں اسلام اور ماحولیاتی علوم پر ایک مربوط علمی ڈھانچہ قائم کیا جا سکے۔ اسلام چونکہ دینِ فطرت ہے، اس لیے اس نے صدیوں پہلے ماحولیات کی بنیادی اخلاقیات اور اصول متعین کر دیے تھے۔ گزشتہ چند دہائیوں میں اردو زبان میں کئی اہلِ علم نے اس موضوع کو اسلامی زاویہ نگاہ سے دیکھنے اور پیش کرنے کی کوشش کی ہے۔ ان میں کچھ تحقیقی کتب، کچھ عمومی نوعیت کی اور کچھ تعلیمی اداروں کے نصابات میں شامل کی گئی تحریریں شامل ہیں۔

1۔ "پاکستان میں موحولیات زمین، ہوا، روشنی کا تحفظ" از ڈاکٹر عبد الغفار

ڈاکٹر عبد الغفار کی کتاب "ماحولیات: زمین، ہوا، روشنی کا تحفظ دراصل ایک سنجیدہ فکری کوشش ہے جو پاکستان جیسے ترقی پذیر ملک کے ماحولیاتی مسائل کو گہرائی سے سمجھنے اور ان کے عملی حل تجویز کرنے کی سعی کرتی ہے۔ مصنف نے اس کتاب میں ماحولیاتی تحفظ کو صرف حکومتی ذمہ داری کے طور پر پیش نہیں کیا بلکہ اسے ہر فردِ معاشرہ کی دینی، اخلاقی، اور شہری ذمہ داری کے طور پر متعارف کروایا ہے۔ کتاب کے ہر باب میں موجودہ مسائل

کے پس منظر میں ٹھوس مثالیں اور زمینی حقائق پیش کیے گئے ہیں، جو مصنف کے ذاتی مشاہدات اور وسیع مطالعے کا ثبوت ہیں۔

زمین کے حوالے سے مصنف نے پاکستان میں بڑھتی ہوئی زمین کی آلودگی، زرعی زمین کی تباہی، اور شہروں میں زمین کے بے ہنگم استعمال جیسے پہلوؤں کو اجاگر کیا ہے۔ صنعتی فضلے، کیمیکل زدہ کھادوں، اور پلاسٹک کے غیر سائنسی استعمال کو زمین کی صحت کے لیے خطرہ قرار دیا گیا ہے۔ اس ضمن میں مصنف نے ایسے اقدامات تجویز کیے ہیں جو مقامی سطح پر آسانی سے نافذ کیے جا سکتے ہیں، مثلاً کمپوسٹنگ، نامیاتی کاشت، اور زمین کی قدرتی ساخت کی حفاظت۔

ہوا کے حوالے سے کتاب میں سب سے زیادہ زور شہروں میں تیزی سے بڑھتی ہوئی آلودگی پر دیا گیا ہے۔ فیکٹریوں سے نکلنے والا دھواں، گاڑیوں کی بے تحاشا تعداد، اور شور کی آلودگی جیسے مسائل پر مفصل گفتگو کی گئی ہے۔ مصنف نے اعداد و شمار کے ساتھ یہ بھی بتایا ہے کہ سانس کی بیماریوں، دمے اور دیگر جسمانی عوارض میں اضافہ کس طرح ماحولیاتی بگاڑ سے جڑا ہوا ہے۔ وہ ماحولیاتی آلودگی کو صحت عامہ کا مسئلہ قرار دیتے ہیں، جس پر فوری توجہ دینا لازم ہے۔

روشنی کے باب میں ڈاکٹر عبد الغفار نے ایک نہایت منفرد زاویہ پیش کیا ہے۔ وہ روشنی کے غیر ضروری اور غیر فطری استعمال کو انسانی نیند، ذہنی صحت، اور یہاں تک کہ نباتاتی زندگی کے لیے نقصان دہ قرار دیتے ہیں۔ شہری علاقوں میں رات کے وقت روشنی کی بھرمار (Light Pollution) پر جو سائنسی اور اخلاقی نکات اٹھائے گئے ہیں، وہ اردو ماحولیاتی ادب میں ایک نیا اضافہ سمجھے جا سکتے ہیں۔

کتاب کا مجموعی تاثر یہ ہے کہ یہ ایک بیدار مغز شہری کی سچی اور درد مندانہ آواز ہے۔ اس میں نہ صرف مسائل کی نشاندہی ہے بلکہ ان کے قابلِ عمل حل بھی شامل ہیں۔ ڈاکٹر عبد الغفار نے مذہبی تعلیمات کو ماحولیات سے جوڑ کر یہ باور کرایا ہے کہ فطرت کے ساتھ ہم آہنگی دینِ اسلام کا بنیادی تقاضا ہے۔ یہی وہ نکتہ ہے جو اس کتاب کو صرف ایک سائنسی یا فکری دستاویز نہیں بلکہ ایک عملی اور اصلاحی رہنمائی نامہ بناتا ہے، جو عوام، اساتذہ، طلبہ، پالیسی سازوں، اور دینی رہنماؤں سب کے لیے یکساں اہمیت رکھتی ہے۔

مصنف نے کتاب کے اختتامیہ میں ماحولیاتی آلودگی سے بچاؤ کے لیے متعدد قابلِ عمل تجاویز بھی پیش کی ہیں، جو ان کی فکر کا عملی پہلو ظاہر کرتی ہیں۔ ان تجاویز میں انفرادی سطح پر درخت لگانے، پانی اور بجلی کے ضیاع سے بچنے، پلاسٹک کے استعمال کو محدود کرنے، اور شور و دھویں سے پاک نقل و حمل کو فروغ دینے جیسے اقدامات

شامل ہیں۔ ساتھ ہی ساتھ تعلیمی اداروں میں ماحولیاتی شعور پیدا کرنے، دینی خطبات میں ماحولیات کو موضوع بنانے، اور حکومتی پالیسیوں میں فطرت دوستی کو ترجیح دینے کی تجاویز بھی دی گئی ہیں۔ یہ تمام نکات نہ صرف قابلِ عمل ہیں بلکہ معاشرتی سطح پر دیرپا بہتری کا ذریعہ بھی بن سکتے ہیں۔1

۲۔ آبی و نباتاتی ماحولیاتی آلودگی سے تحفظ (فقہ اسلامی کی روشنی میں) از پروفیسر ڈاکٹر احمد بن یوسف الدریویش

ماحولیات کے تحفظ سے متعلق فقہی مباحث آج کے دور میں نہایت اہمیت اختیار کر چکی ہیں، خاص طور پر جب ماحولیاتی آلودگی انسانی بقا اور صحت کے لیے براہ راست خطرہ بن چکی ہو۔ ڈاکٹر احمد بن یوسف الدریویش کی تحریر "آبی و نباتاتی ماحولیاتی آلودگی سے تحفظ: فقہ اسلامی کی روشنی میں" اس حوالے سے ایک سنجیدہ اور مدلل کوشش ہے جس میں فقہ اسلامی کے اصولوں کی روشنی میں ماحولیاتی مسائل کا حل پیش کیا گیا ہے۔

کتاب کا امتیاز یہ ہے کہ مصنف نے صرف نظریاتی بحث تک خود کو محدود نہیں رکھا بلکہ آبی اور نباتاتی آلودگی کی مخصوص اقسام کو سامنے رکھ کر ان کا دینی، اخلاقی اور عملی تجزیہ کیا ہے۔ پانی جو انسانی زندگی کا بنیادی جزو ہے، اس کی آلودگی کو نہ صرف طبی نقطۂ نظر سے نقصان دہ قرار دیا گیا ہے بلکہ اسے شرعی لحاظ سے بھی ایک سنگین زیادتی سمجھا گیا ہے۔ مصنف نے اس امر پر زور دیا ہے کہ اسلامی فقہ میں کسی بھی ایسی چیز کو نقصان پہنچانا جو عوامی فلاح سے متعلق ہو، ایک ناقابل معافی جرم کے زمرے میں آتا ہے، اور پانی کا صاف و محفوظ رہنا عوامی حق میں شامل ہے۔

اسی طرح نباتاتی آلودگی یعنی پودوں، درختوں اور سبزے کی کٹائی یا ان کی فطری حالت میں بگاڑ کو بھی فقہی اصولوں کی روشنی میں ایک ممنوع اور ناپسندیدہ فعل قرار دیا گیا ہے۔ مصنف نے قرآن و سنت سے دلائل پیش کرتے ہوئے بتایا کہ زمین پر فساد پھیلانا، خواہ وہ معاشرتی ہو یا ماحولیاتی، اسلامی تعلیمات کے خلاف ہے۔ اس ضمن میں زمین کو آباد رکھنے اور درختوں کی حفاظت سے متعلق احادیث کا حوالہ دے کر واضح کیا گیا ہے کہ اسلامی تعلیمات ماحول دوستی کی مکمل حمایت کرتی ہیں۔

تحریر میں فقہی اصولوں جیسے سد الذرائع، رفع الضرر اور مصلحتِ عامہ کو بنیاد بنا کر بتایا گیا ہے کہ ماحولیاتی آلودگی سے بچاؤ کوئی جدید تصور نہیں بلکہ اسلامی فقہ کا ایک قدیم اور مضبوط جزو ہے۔ مصنف اس بات پر زور دیتے ہیں کہ اگر کسی عمل سے انسانی یا حیوانی زندگی متاثر ہو رہی ہو تو فقہ اسلامی اس عمل کو روکنے کی مکمل گنجائش رکھتی ہے، خواہ وہ عمل براہِ راست شرعی منع میں نہ بھی آیا ہو۔

یہ تحریر ایک علمی اور عملی پیغام کی حیثیت رکھتی ہے جو قارئین کو نہ صرف ماحول کے بارے میں شعور دیتی ہے بلکہ انہیں ایک دینی ذمہ داری کا احساس بھی دلاتی ہے۔ ڈاکٹر الدرویش نے جس سادگی اور استدلال کے ساتھ اپنے نکات کو واضح کیا ہے، وہ اس موضوع کو دینی حلقوں میں سنجیدہ بحث کا عنوان بنانے کی بھرپور صلاحیت رکھتا ہے۔ اسلامی معاشروں میں ماحولیاتی بیداری کے فروغ کے لیے یہ کتاب نہایت مؤثر کردار ادا کر سکتی ہے، خصوصاً جب دینی نقطۂ نظر کو جدید ماحولیاتی تناظر کے ساتھ جوڑنے کی کوشش کی جائے۔2

3۔قدرتی وسائل اور ان کا استعمال (اسلامی اور سائنسی علوم کے تناظر میں) از عبد المنان چیمہ

یہ کتاب درحقیقت قدرتی وسائل کے تحفظ اور ان کے معتدل استعمال پر اسلامی تعلیمات اور سائنسی فہم کو ایک ہی فکری دھارے میں جمع کرنے کی کوشش ہے۔ مصنف نے قدرتی وسائل جیسے زمین، پانی، ہوا، نباتات، اور معدنیات کو نہ صرف مادی اثاثے کے طور پر بلکہ ایک شرعی امانت کے طور پر متعارف کروایا ہے۔ ان کا استدلال ہے کہ انسان کا زمین پر خلیفہ ہونا محض حکمرانی کا حق نہیں بلکہ ایک ذمہ داری ہے، جس کے تحت وہ زمین اور اس پر موجود وسائل کی نگہبانی کا مکلف ہے۔ اس تعبیر سے ایک ایسا تصور ابھرتا ہے جو محض مذہبی عقیدت سے نہیں بلکہ عملی شعور سے جڑا ہوا ہے۔

کتاب میں مصنف نے قرآن کریم کی مختلف آیات اور احادیث نبوی ﷺ سے استنباط کرتے ہوئے یہ واضح کیا ہے کہ وسائل کے استعمال میں اسراف، فساد، اور تباہی کو اسلام نے ہمیشہ ناپسند فرمایا ہے۔ سورہ اعراف کی آیت ﴿وَلَا تُفْسِدُوا فِي الْأَرْضِ بَعْدَ إِصْلَاحِهَا﴾ کو بنیاد بناتے ہوئے بتایا گیا ہے کہ قدرتی ماحول میں بگاڑ ڈالنا، چاہے وہ بے جا درختوں کی کٹائی ہو یا پانی کا آلودہ کرنا، شرعی معنوں میں فساد فی الارض ہے۔ یہ تعبیر صرف مذہبی اخلاقیات تک محدود نہیں بلکہ جدید ماحولیاتی اصولوں کے ساتھ بھی ہم آہنگ دکھائی دیتی ہے۔

مصنف نے سائنسی تحقیق اور شماریاتی معلومات کو بنیاد بناتے ہوئے بتایا ہے کہ اگر انسان اپنی ضروریات کے مطابق وسائل استعمال کرے، اور ان میں تجدید و حفاظت کے اصول اپنائے، تو نہ صرف معاشرتی استحکام قائم ہو سکتا ہے بلکہ ماحول بھی اعتدال پر قائم رہتا ہے۔ ان نکات کو بعض جگہوں پر مقامی سیاق و سباق کے ساتھ بھی جوڑا گیا ہے، جیسے پاکستان میں پانی کی قلت اور زرخیز زمینوں کی بربادی، جو کہ نہ صرف ماحولیاتی المیہ ہے بلکہ دینی فریضے کی خلاف ورزی بھی۔

تاہم مصنف نے جس خوبی سے اسلامی اصولوں کو ترتیب دیا ہے، اسی قوت کے ساتھ سائنسی پہلوؤں پر بحث نہیں ہو سکی۔ بعض سائنسی اصطلاحات کو تو شامل کیا گیا ہے، مگر ان کی توضیح عمومی ہے۔ مثلاً کاربن ڈائی

آکسائیڈ کے اخراج یا گلوبل وارمنگ جیسے موضوعات پر حوالہ موجود ہے، لیکن ان کی تفصیلات میں وہ فکری گہرائی نظر نہیں آتی جو قاری کو عملی سطح پر راہنمائی دے سکے۔ اسی طرح جدید ماحولیاتی تحریکات جیسے "گرین اکنامی" یا "پائیدار ترقی" جیسے تصورات کو اگر اسلامی اصولوں کے ساتھ منسلک کیا جاتا تو کتاب کا افق اور وسیع ہو جاتا۔

کتاب میں ایک اور نمایاں خوبی یہ ہے کہ مصنف نے صرف مسائل بیان نہیں کیے بلکہ ان کا حل بھی اسلامی اصولوں کی روشنی میں پیش کیا ہے۔ جیسے وقف، زکوٰۃ، صدقہ، اور عام فلاحی خدمات کے ذریعے وسائل کی منصفانہ تقسیم، مقامی برادریوں کو ماحول دوست بنانے، اور تعلیمی نظام میں قدرتی ماحول کی اہمیت کو اجاگر کرنے کے پہلوؤں پر روشنی ڈالی گئی ہے۔[4] یہ عملی تجاویز ان افراد کے لیے بھی مفید ہیں جو ماحولیات کو صرف سائنسی یا حکومتی پالیسی کا موضوع سمجھتے ہیں، اور ان کے ذہن میں مذہب کی عملی افادیت کا سوال ہوتا ہے۔

ان تمام خوبیوں کے باوجود، یہ بات ضرور کہی جا سکتی ہے کہ کتاب کا عمومی انداز سادہ اور بیانیہ ہے، اور علمی اصطلاحات کا استعمال محدود ہے۔ بعض جگہ تحریر میں دہرائی بھی محسوس ہوتی ہے، جو شاید تحقیقی مقالے سے کتاب کی شکل اختیار کرتے وقت مکمل تدوین نہ ہونے کی وجہ سے ہے۔ اس کے باوجود، ایک دیانت دار اور فکری سنجیدہ کوشش ہونے کے ناتے یہ کتاب خاص طور پر دینی طالبعلموں اور ماحولیاتی موضوعات سے دلچسپی رکھنے والے قارئین کے لیے مفید اور قابلِ استفادہ ہے۔ 3

4. اسلام اور ماحولیاتی تحفظ از ڈاکٹر محمد طاہر منصور

اسلامی ماحولیاتی فکر پر لکھی گئی اس کتاب میں ڈاکٹر محمد طاہر منصور نے ایک ایسی علمی کاوش پیش کی ہے جو قرآن و سنت کی روشنی میں نہ صرف ماحول کے تحفظ کا مقدمہ پیش کرتی ہے بلکہ ایک مربوط اسلامی نقطۂ نظر کو بھی سامنے لاتی ہے۔ مصنف کا طرزِ نگارش تحقیقی، حوالہ جاتی اور ترتیب و توازن سے بھرپور ہے۔ کتاب کے آغاز میں اس بات کی وضاحت کی گئی ہے کہ "ماحولیاتی توازن" دراصل صرف سائنسی اصطلاح نہیں، بلکہ ایک الٰہی نظام کا حصہ ہے جسے بگاڑنے کا مطلب زمین پر "فساد" ہے۔

مصنف نے نہایت خوبصورتی سے قرآنِ مجید کی اُن آیات کا حوالہ دیا ہے جن میں زمین کی آبادکاری، درختوں کی اہمیت، پانی کی نعمت، فضاء کی پاکیزگی اور جانوروں کے حقوق جیسے موضوعات بیان ہوئے ہیں۔ خاص طور پر سورۃ الروم، سورۃ الاعراف اور سورۃ البقرہ کی بعض آیات کا تجزیہ کرتے ہوئے ڈاکٹر طاہر منصور نے یہ بات واضح کی ہے کہ اسلام میں ماحول کا خیال رکھنا محض اختیاری اخلاقیات نہیں بلکہ شرعی ذمہ داری ہے۔

کتاب کا دوسرا حصہ سنتِ نبوی سے ماخوذ مثالوں پر مبنی ہے، جہاں درخت لگانے کی ترغیب، جانوروں کے ساتھ حسنِ سلوک، پانی کے استعمال میں اعتدال اور صفائی کی تعلیمات کو نہایت مؤثر انداز میں پیش کیا گیا ہے۔ مصنف نے احادیث کو ان کے اصل سیاق و سباق میں بیان کرتے ہوئے، ماحولیاتی اصولوں کو اسلامی اخلاقیات کا جزو قرار دیا ہے۔ اس کے ساتھ ساتھ خلفائے راشدین کی حکمرانی کے دوران کے بعض عملی اقدامات بھی بطور مثال پیش کیے گئے ہیں، جیسے حضرت عمرؓ کا چراگاہوں کی حدود مقرر کرنا یا آبپاشی کے اصول۔

کتاب کی خوبی یہ ہے کہ اس میں سائنسی ماحولیاتی اصطلاحات کو اسلامی اصطلاحات سے ہم آہنگ کرتے ہوئے پیش کیا گیا ہے، جیسے "اکالوجی" کو "علمِ خَلق" یا "نظامِ تکوین" سے تعبیر کرنا۔ ڈاکٹر طاہر منصور نے جدت اور روایت کے درمیان ایک معتدل اور علمی پل فراہم کیا ہے، جو ماحولیاتی تعلیم کو دینی تعلیم سے جوڑنے کی کوشش کرتا ہے۔

ایک اور قابلِ ذکر پہلو یہ ہے کہ مصنف نے صرف نظری بحث پر اکتفا نہیں کیا بلکہ عملی تجاویز بھی دی ہیں، جیسے اسلامی تعلیمات کی روشنی میں اسکولوں کے نصاب میں ماحولیاتی اخلاقیات کی شمولیت، مساجد میں ماحولیاتی شعور کی تبلیغ، اور دینی طبقات کی تربیت کے ذریعے ایک ماحولیاتی تحریک کا آغاز۔

یہ کتاب اردو زبان میں اسلامی نقطۂ نظر سے ماحولیات پر لکھی گئی چند مستند اور تحقیقی کتابوں میں شمار کی جاسکتی ہے۔ یہ نہ صرف اسلامی ماحولیات کے علمی طالب علموں کے لیے راہنمائی فراہم کرتی ہے، بلکہ عملی میدان میں کام کرنے والوں کے لیے بھی ایک نظریاتی فریم ورک مہیا کرتی ہے۔ ڈاکٹر طاہر منصور کی یہ کاوش بلاشبہ اسلامی ماحولیاتی شعور کی تشکیل میں ایک اہم سنگِ میل ہے۔4

5۔"عالمی ماحولیاتی استحکام اور اسلامی اخلاقیات (عصری چیلنجز اور حل)" از ڈاکٹر حسین محی الدین

ڈاکٹر حسین محی الدین کی تصنیف "عالمی ماحولیاتی استحکام اور اسلامی اخلاقیات (عصری چیلنجز اور حل)" ایک فکری، تحقیقی اور اخلاقی جہت کی حامل اہم کتاب ہے جو عصرِ حاضر کے ایک نہایت نازک مسئلے — ماحولیاتی بحران — کو اسلامی تناظر میں سمجھنے کی کوشش کرتی ہے۔ مصنف نے اس کتاب میں اس خیال کو پختگی سے پیش کیا ہے کہ ماحولیاتی بگاڑ کا تعلق محض سائنسی یا صنعتی ترقی سے نہیں بلکہ انسانی اخلاقی رویوں، تہذیبی انحرافات اور روحانی زوال سے ہے۔ اسی لیے وہ اس بحران کا حل جدید سائنسی کوششوں کے ساتھ ساتھ اسلامی اخلاقیات کے عملی اطلاق میں تلاش کرتے ہیں۔

کتاب میں یہ موقف تسلسل سے بیان کیا گیا ہے کہ اسلام فطرت کے ساتھ ہم آہنگی کا دین ہے اور اس کی تعلیمات انسان کو زمین پر اللہ کی طرف سے خلیفہ اور امانت دار ہونے کا احساس دلاتی ہیں۔ قرآنِ حکیم کی وہ آیات جن میں زمین پر فساد سے منع کیا گیا ہے، جیسا کہ سورۃ الاعراف (آیت 56) کو بنیاد بنا کر مصنف یہ مؤقف اختیار کرتے ہیں کہ ماحولیاتی بگاڑ دینی اور اخلاقی نقطۂ نظر سے گناہ کے زمرے میں آتا ہے۔ اس ضمن میں وہ اسلامی تاریخ، خاص طور پر سیرتِ طیبہ اور خلفائے راشدین کے طرزِ حکومت سے بھی مثالیں پیش کرتے ہیں، جو اس بات کو اجاگر کرتی ہیں کہ اسلامی تہذیب میں ماحول کے تحفظ کا شعور ہمیشہ موجود رہا ہے۔

مصنف نہایت مؤثر انداز میں واضح کرتے ہیں کہ اسلامی اخلاقیات میں صفائی، اعتدال، امانت، کفایت شعاری، عدل، اور شکر جیسے اصول نہ صرف انفرادی کردار سازی میں بنیادی اہمیت رکھتے ہیں بلکہ یہی اصول ایک متوازن، پائیدار اور فطرت دوست معاشرے کی تشکیل میں بھی کلیدی کردار ادا کرتے ہیں۔ انہوں نے بتایا کہ اسلامی فقہ میں پانی، زمین، درخت، جانور حتیٰ کہ ہواؤں اور راستوں کے حقوق تک کو تسلیم کیا گیا ہے، جو آج کے "انوائرونمنٹل جسٹس" کے جدید تصورات سے ہم آہنگ ہے۔ اس ضمن میں متعدد احادیث نبویہ، جیسے درخت لگانے کی فضیلت، پانی کے بے جا استعمال سے منع کرنے اور جانوروں کے ساتھ حسنِ سلوک کی ترغیب کو دلیل کے طور پر پیش کیا گیا ہے۔

کتاب میں قابلِ قدر پہلو یہ ہے کہ مصنف محض دینی احکام کی فہرست فراہم نہیں کرتے بلکہ عصرِ حاضر کے ماحولیاتی مسائل جیسے موسمیاتی تبدیلی، فضائی و آبی آلودگی، جنگلات کی کٹائی، اور توانائی کے غیر محتاط استعمال پر اسلامی نقطۂ نظر سے تجزیہ پیش کرتے ہیں۔ ان مسائل کو اسلامی اخلاقی اصولوں کے ساتھ جوڑ کر وہ اس نتیجے پر پہنچتے ہیں کہ اگر مسلم معاشرے دینی اصولوں کی طرف عملاً رجوع کریں تو ایک ماحولیاتی توازن پیدا ہو سکتا ہے جو صرف مقامی سطح پر نہیں بلکہ عالمی سطح پر بھی اثر انداز ہو سکتا ہے۔

مصنف کی تحریر نہایت سادہ، رواں اور علمی انداز میں ہے جو قاری کو متوجہ رکھتی ہے۔ حوالہ جات کا اہتمام بھی عمدہ انداز میں کیا گیا ہے، جس سے کتاب کی تحقیقی اہمیت میں اضافہ ہوتا ہے۔ البتہ بعض مقامات پر قاری یہ محسوس کرتا ہے کہ عملی تجاویز کی تعداد محدود ہے، اور ان پر مزید تفصیل سے بحث کی جا سکتی تھی، خاص طور پر موجودہ عالمی ماحولیاتی اداروں کے ساتھ اسلامی دنیا کے تعاون کی صورتوں پر۔

مجموعی طور پر یہ کتاب اسلامی اخلاقیات کی روشنی میں ماحولیاتی چیلنجز کے حل کی ایک سنجیدہ علمی کوشش ہے جو اسلامی دنیا کے دانشوروں، پالیسی سازوں، اساتذہ، اور طلبہ کے لیے ایک رہنما حیثیت رکھتی ہے۔ یہ

نہ صرف ماحولیاتی شعور اجاگر کرتی ہے بلکہ قاری کو یہ سوچنے پر مجبور کرتی ہے کہ اسلام کا اخلاقی نظام کس طرح ایک عالمی فطری توازن کی بحالی میں مؤثر کردار ادا کر سکتا ہے۔5

6۔ "اسلام اور تحفظ ماحولیات" از ڈاکٹر حسین محی الدین

ڈاکٹر حسین محی الدین کی تصنیف "اسلام اور تحفظ ماحولیات" نہ صرف ایک علمی کاوش ہے بلکہ عصر حاضر کے ماحولیاتی بحران پر اسلامی تناظر سے سنجیدہ مکالمہ بھی فراہم کرتی ہے۔ اس کتاب کی خاص بات یہ ہے کہ مصنف نے محض مذہبی دلائل پر اکتفا نہیں کیا بلکہ جدید ماحولیاتی مسائل کو قرآن و سنت کی روشنی میں ایک مربوط فکری نظام کے طور پر پیش کیا ہے۔ کتاب کا اسلوب سادہ، رواں اور دلائل سے مزین ہے، جو قاری کو ابتدا سے ہی متوجہ کر لیتا ہے۔

کتاب کے آغاز میں ڈاکٹر صاحب نے ماحولیاتی تباہی کی موجودہ صورتِ حال کا جائزہ لیا ہے۔ وہ اس بات پر زور دیتے ہیں کہ دنیا جس ماحولیاتی بگاڑ کا شکار ہے، اس کی بنیادی وجوہات انسان کا خود غرض طرزِ عمل، فطرت سے دوری، اور وسائل کا بے جا استعمال ہیں۔ یہ مقدمہ قاری کے ذہن میں سوالات بھی پیدا کرتا ہے اور متبادل سوچ کی بنیاد بھی رکھتا ہے۔

کتاب کا دوسرا اہم پہلو وہ قرآنی آیات ہیں جن میں زمین، پانی، ہوا اور نباتات کے تذکرے کو بنیاد بنا کر ماحولیاتی توازن کی اہمیت اجاگر کی گئی ہے۔ مثلاً سورۃ الروم، سورۃ الاعراف اور سورۃ البقرہ کی مختلف آیات کے حوالے سے مصنف نے یہ نکتہ واضح کیا ہے کہ زمین کو بگاڑنے سے روکا گیا ہے اور اعتدال کو قائم رکھنا انسان کی ذمہ داری ہے۔ اس کے ساتھ ساتھ کتاب میں نبی کریم ﷺ کی احادیث کا بھی خوبصورت استعمال کیا گیا ہے، جو درخت لگانے، پانی کے استعمال، جانوروں سے حسن سلوک، اور صفائی کی اہمیت پر روشنی ڈالتی ہیں۔

ڈاکٹر حسین محی الدین نے کتاب کے وسطی حصے میں فقہی حوالے بھی شامل کیے ہیں جو اسلامی تعلیمات کو عملی اور قانونی فریم ورک میں پیش کرتے ہیں۔ مختلف مکاتبِ فکر کے فقہا کے اقوال سے واضح ہوتا ہے کہ ماحول کا تحفظ صرف اخلاقی ذمہ داری ہی نہیں بلکہ شرعی فریضہ بھی ہے۔ اس حوالے سے ان کی تحقیق نہایت جامع اور حوالہ جاتی طور پر مضبوط ہے۔

کتاب کا ایک اہم پہلو وہ تجاویز ہیں جو ڈاکٹر صاحب نے ماحولیاتی بہتری کے لیے دی ہیں۔ ان میں تعلیم و تربیت کے نظام میں ماحولیات کی شمولیت، اسلامی معاشروں میں سبز انقلاب کے اصول، اور حکومتی سطح پر پالیسی

سازی کی ضرورت پر روشنی ڈالی گئی ہے۔ مصنف اس بات پر زور دیتے ہیں کہ اگر اسلامی اقدار کو عصری طریقوں کے ساتھ جوڑ دیا جائے تو ماحولیاتی بگاڑ پر قابو پایا جا سکتا ہے۔

البتہ چند مقامات پر محسوس ہوتا ہے کہ مصنف نے زیادہ تر اسلامی دلائل پر توجہ دی ہے اور جدید ماحولیاتی سائنسی تحقیقات کو نسبتاً کم جگہ دی گئی ہے۔ اگر ان دلائل کو جدید عالمی ماحولیاتی ڈیٹا کے ساتھ مربوط کر دیا جاتا تو کتاب کا دائرہ مزید وسیع اور قاری کے لیے زیادہ متاثر کن ہوتا۔

مجموعی طور پر یہ کتاب ایک سنجیدہ فکری کوشش ہے جو اسلامی تعلیمات کے تناظر میں ماحولیات جیسے اہم اور حساس موضوع کو اجاگر کرتی ہے۔ یہ صرف مذہبی طبقے کے لیے ہی نہیں بلکہ ہر اُس شخص کے لیے مفید ہے جو ماحول، اخلاقیات اور مذہب کے باہمی تعلق کو سمجھنے کا خواہاں ہے۔6

۷۔ "اسلام اور ماحولیات" از مولانا جہانگیر حیدر قاسمی اور مولانا خالد سیف اللہ رحمانی:

کتاب "اسلام اور ماحولیات" ایک فکری، دینی اور سائنسی شعور پر مبنی جامع تحریر ہے جو ماحولیاتی مسائل کو اسلامی نقطہ نظر سے دیکھنے کی ایک سنجیدہ اور مخلص کوشش ہے۔ اس کتاب کے مصنفین مولانا جہانگیر حیدر قاسمی اور مولانا خالد سیف اللہ رحمانی نے ماحولیات کے موضوع کو محض عصری اور سائنسی حوالوں تک محدود نہیں رکھا بلکہ اس میں قرآن، حدیث، فقہ اسلامی، سیرت النبی ﷺ اور خلفائے راشدین کی عملی زندگی کو بنیاد بنا کر ایک فکری و اخلاقی تناظر میں پیش کیا ہے۔ یہ کتاب اُن قارئین کے لیے خاص طور پر مفید ہے جو ماحولیاتی موضوعات پر اسلامی رہنمائی تلاش کر رہے ہیں، اور جو دینِ اسلام کو زندگی کے تمام پہلوؤں کے لیے ایک مکمل ضابطہ سمجھتے ہیں۔

کتاب کے ابتدائی ابواب میں ماحولیات کے مفہوم، اس کی اقسام، اور انسانی زندگی سے اس کے تعلق کو سادہ انداز میں واضح کیا گیا ہے۔ اس کے بعد اسلامی تعلیمات کی روشنی میں ماحول سے متعلق انسان کی ذمہ داریوں کو بیان کیا گیا ہے۔ مصنفین نے بارہا اس بات پر زور دیا ہے کہ اسلام انسان کو زمین پر "خلیفہ" قرار دیتا ہے، اور خلافت کا تصور صرف حکومت یا اقتدار سے نہیں بلکہ امانت، نگہبانی، عدل اور اصلاح سے جڑا ہوا ہے۔ ایک خلیفہ کے طور پر انسان کی یہ ذمہ داری بنتی ہے کہ وہ ماحول کی حفاظت کرے، اسے آلودہ نہ کرے، اور قدرتی وسائل کو اسراف، تبذیر یا ظلم کی نیت سے استعمال نہ کرے۔

قرآنی آیات کی روشنی میں اس بات کو نہایت پُر اثر انداز میں بیان کیا گیا ہے کہ زمین پر فساد پھیلانے والوں کو قرآن سخت تنبیہ کرتا ہے۔ مثال کے طور پر سورۃ الاعراف، سورۃ الروم، اور سورۃ البقرہ جیسی سورتوں

سے ماحولیاتی توازن، اعتدال، اور فساد کی مذمت پر مبنی آیات کو شامل کیا گیا ہے۔ ان آیات کی تفسیر اور ان سے مستنبط اصولوں کی بنیاد پر مصنفین اس نتیجے پر پہنچے ہیں کہ ماحولیاتی تحفظ، اسلامی اخلاقیات اور معاشرتی نظم کا لازمی جزو ہے۔ اس کتاب میں نبی کریم ﷺ کی سنت سے بھی ایسی کئی مثالیں پیش کی گئی ہیں جن سے یہ بات اجاگر ہوتی ہے کہ اسلامی معاشرہ قدرت سے ہم آہنگ طرزِ زندگی اپنانے کا پابند ہے۔

مصنفین نے اپنے علمی انداز کو موعظت اور حکمت کے ساتھ اس طرح جوڑا ہے کہ قاری کو کتاب کا مطالعہ ایک فکری سفر محسوس ہوتا ہے۔ مثلاً، درخت لگانے کی فضیلت پر ایک حدیث کا حوالہ دیا گیا ہے جس میں فرمایا گیا کہ "اگر قیامت قائم ہو رہی ہو اور تمہارے ہاتھ میں ایک پودا ہو تو تم اُسے لگا دو۔" اسی طرح پانی کے اسراف سے منع کرنے والی احادیث کو شامل کر کے یہ بتایا گیا ہے کہ حتیٰ کہ وضو جیسی عبادت میں بھی پانی کا بے جا استعمال ناپسندیدہ ہے۔ یہ باتیں قاری کو یہ سوچنے پر مجبور کرتی ہیں کہ روزمرہ کی دینی زندگی میں ماحولیاتی شعور کس قدر اہم اور قابلِ عمل ہے۔

کتاب کا ایک اہم پہلو یہ بھی ہے کہ اس میں موجودہ ماحولیاتی بحران کا تجزیہ بھی پیش کیا گیا ہے۔ مصنفین نے ترقی یافتہ ممالک کی صنعتی سرگرمیوں، گلوبل وارمنگ، آبی قلت، زہریلی گیسوں کے اخراج، پلاسٹک کے استعمال اور حیاتیاتی تنوع کی تباہی جیسے موضوعات کو اسلامی اصولوں کے آئینے میں دیکھا ہے۔ ان مسائل کے حل کے لیے جو تجاویز دی گئی ہیں، وہ بھی صرف علمی نوعیت کی نہیں بلکہ عملی اور معاشرتی سطح پر قابلِ عمل ہیں، مثلاً مقامی سطح پر ماحولیاتی آگاہی مہمات، تعلیمی نصاب میں ماحولیاتی اخلاقیات کا اضافہ، اور مساجد و مدارس کے ذریعے دینی بنیادوں پر شعور بیدار کرنا۔

آخر میں، کتاب ایک مثبت اور اصلاحی پیغام کے ساتھ قاری کو یہ احساس دلاتی ہے کہ ماحولیاتی بحران صرف حکومتوں یا اداروں کی ذمہ داری نہیں بلکہ ہر فرد کی انفرادی و اجتماعی ذمہ داری ہے۔ اگر ہم دینِ اسلام کی اصل روح کو سمجھ لیں تو ماحولیاتی بگاڑ کے خلاف ایک مضبوط فکری و اخلاقی دفاع قائم کیا جا سکتا ہے۔ اس لحاظ سے یہ کتاب نہ صرف ایک علمی کاوش ہے بلکہ ایک دعوتِ اصلاح بھی ہے جو آج کے دینی، تعلیمی اور سماجی اداروں کو سنجیدگی سے قبول کرنی چاہیے۔7

8۔ "ہمارا ماحول اور ہماری ذمّہ داری" از جمال نصرت

یہ کتاب "ہمارا ماحول اور ہماری ذمّہ داری" از جمال نصرت ایک سنجیدہ اور فکری نوعیت کی تحریر ہے، جو ماحولیاتی مسائل کو انسانی شعور، اخلاقیات، اور عملی ذمّہ داری کے تناظر میں زیرِ بحث لاتی ہے۔ مصنف نے ماحول کو

صرف فطری مظاہر کا مجموعہ نہیں سمجھا بلکہ اسے انسانی وجود، صحت، معاشرت، اور تہذیب کا بنیادی عنصر قرار دیا ہے۔ اس کتاب میں ماحول کے مختلف پہلوؤں پر گفتگو کرتے ہوئے نہایت سادہ اور مدلل انداز اپنایا گیا ہے، جو قاری کو ابتدا سے آخر تک اپنی طرف متوجہ رکھتا ہے۔ اس کا مطالعہ کرتے ہوئے اندازہ ہوتا ہے کہ مصنف نہ صرف ماحولیاتی مسائل سے گہری آگہی رکھتا ہے بلکہ اس نے معاشرے کے ہر فرد کو عملی طور پر ذمہ دار ٹھہراتے ہوئے اس پہلو پر زور دیا ہے کہ ماحولیاتی بگاڑ کا حل صرف حکومتی اقدامات میں نہیں بلکہ انفرادی اور اجتماعی سطح پر اخلاقی رویوں میں مضمر ہے۔

کتاب میں ماحولیاتی آلودگی، گلوبل وارمنگ، درختوں کی کٹائی، فضائی، زمینی، اور آبی آلودگی جیسے موضوعات پر تفصیل سے روشنی ڈالی گئی ہے۔ یہ تمام مسائل نہ صرف سائنسی اور تکنیکی زبان میں بیان کیے گئے ہیں بلکہ ان کے پس منظر میں انسانی غفلت، غیر ذمہ دارانہ طرزِ زندگی، اور مفاد پرستی کو بھی نمایاں کیا گیا ہے۔ ایک نمایاں بات یہ ہے کہ کتاب کا انداز بیانیہ ہے، اور مصنف قاری سے مکالمے کے انداز میں گفتگو کرتا ہے، جو کتاب کو ایک نصیحت آموز اور فکری تحریر میں بدل دیتا ہے۔ خاص طور پر بچوں اور نوجوانوں کے لیے کتاب نہایت مفید ہے، کیونکہ یہ نہ صرف معلومات فراہم کرتی ہے بلکہ ماحولیاتی تحفظ کی عملی ترغیب بھی دیتی ہے۔

کتاب کا ایک اہم پہلو اس کا اخلاقی اور تربیتی اسلوب ہے۔ یہ محض سائنسی معلومات کا مجموعہ نہیں بلکہ ایک فکری تحریک ہے جو ہر قاری کے اندر احساسِ ذمّہ داری کو بیدار کرنے کی کوشش کرتی ہے۔ مصنف نے روزمرہ زندگی سے مثالیں دے کر ماحولیاتی مسائل کو قاری کی ذاتی زندگی سے جوڑا ہے۔ اس انداز نے کتاب کو نصابی دائرے سے نکال کر عام فہم اور موثر پیغام رسانی کا ذریعہ بنا دیا ہے۔ علاوہ ازیں، کتاب کے آغاز سے اختتام تک ایک تسلسل ہے جو مضمون کو مربوط اور جامع بناتا ہے۔

مجموعی طور پر یہ کتاب ماحولیاتی شعور پیدا کرنے کے لیے ایک مؤثر کاوش ہے۔ اس کا سادہ اور رواں اندازِ تحریر اسے ہر عمر کے قاری کے لیے قابلِ فہم اور قابلِ عمل بناتا ہے۔ نہ صرف تعلیمی اداروں بلکہ معاشرتی تنظیموں اور گھریلو سطح پر بھی اس کتاب کو پڑھنا اور اس کے پیغام کو عام کرنا وقت کی ضرورت ہے۔ جمال نصرت نے ایک ایسا علمی و اخلاقی فریضہ ادا کیا ہے جس کی تقلید کی جانی چاہیے۔[8]

9۔ "قرآن اور ماحولیات" از شفیع حیدر صدیقی دانش

شفیع حیدر صدیقی دانش کی کتاب "قرآن اور ماحولیات" ایک نہایت منفرد، فکر انگیز اور جدید سائنسی و دینی شعور کو یکجا کرنے والی تحریر ہے، جو ماحولیاتی بحران کو محض مادی یا سائنسی مسئلہ نہیں سمجھتی بلکہ اسے ایک

روحانی اور اخلاقی تناظر میں دیکھتی ہے۔ کتاب کے ابتدائی صفحات سے ہی واضح ہو جاتا ہے کہ مصنف محض ماحولیات کے سائنسی مباحث کو بیان نہیں کر رہے بلکہ قرآن مجید کی روشنی میں انسان اور فطرت کے درمیان ربط کو واضح کرنے کی سعی کر رہے ہیں۔

کتاب کا انتساب حضور ﷺ کے نام کیا گیا ہے جو کہ اس امر کی نشاندہی کرتا ہے کہ مصنف کے نزدیک ماحول سے حسن سلوک بھی سنتِ نبوی کا ایک حصہ ہے۔ ابتدائی ابواب میں مصنف نے "فطرت"، "ماحولیاتی بگاڑ"، "انسانی خود غرضی" اور "سائنس کی محدودیت" جیسے موضوعات پر جس زبان اور انداز میں گفتگو کی ہے وہ واضح کرتی ہے کہ ان کا مقصد صرف معلومات دینا نہیں بلکہ قاری کے ضمیر کو جھنجھوڑنا ہے۔

صفحہ نمبر 5 پر "فوار سازیِ ماحول سازی کا سبق" کے عنوان سے شروع ہونے والا باب نہایت بصیرت افروز ہے۔ مصنف اس باب میں زور دیتے ہیں کہ قرآن ہمیں نہ صرف ماحول کی ساخت و بقا کے اصول سکھاتا ہے بلکہ انسانی کردار کو بھی اس تناظر میں تشکیل دیتا ہے۔ ان کے بقول زمین، آسمان، پانی، ہوا اور نباتات جیسے تمام عناصر کو اللہ نے انسان کی امانت کے طور پر سپرد کیا ہے اور جب انسان اس امانت میں خیانت کرتا ہے تو نہ صرف ماحولیاتی تباہی جنم لیتی ہے بلکہ اخلاقی زوال بھی۔ وہ اشارہ دیتے ہیں کہ ماحولیاتی بگاڑ محض صنعتی ترقی یا سائنسی بے راہ روی کی پیداوار نہیں بلکہ اس کے پیچھے انسان کی خود غرضی، لالچ، اور دینی تعلیمات سے دوری کارفرما ہے۔

کتاب کے فہرستِ مضامین سے یہ بھی واضح ہوتا ہے کہ مصنف نے نہایت متنوع پہلوؤں کو موضوع بنایا ہے۔ "ماحولیات کا مسئلہ اور اس کے حقیقی اسباب"، "قرآن اور انسان کی اکولوجی"، اور "انسان اور شیطان" جیسے عنوانات ظاہر کرتے ہیں کہ مصنف صرف فزیکل ماحول کی بات نہیں کر رہے بلکہ نفسیاتی، خاندانی، اور روحانی پہلوؤں کو بھی اس بحران کا حصہ قرار دیتے ہیں۔ وہ ماحولیات کو ایک کل نگر (holistic) مسئلہ تصور کرتے ہیں جس میں انسانی ذات، روحانیت، سماج اور فطرت سب مربوط ہیں۔

اس کتاب کی خاص بات یہ ہے کہ اس میں قرآنی آیات کا حوالہ ایک فطری انداز میں دیا گیا ہے، جن سے معلوم ہوتا ہے کہ قرآن صدیوں پہلے ماحول کے توازن، اس کی اہمیت اور انسان کی اس پر اثر اندازی کو نہ صرف بیان کر چکا ہے بلکہ اس کے حل بھی تجویز کرتا ہے۔ قرآن کی آیات جیسے "ولا تفسدوا فی الارض" محض روحانی وعظ نہیں بلکہ ماحولیاتی ضابطۂ اخلاق بھی ہیں۔

نتیجتاً، یہ کہا جا سکتا ہے کہ "قرآن اور ماحولیات" نہ صرف ایک دینی کتاب ہے بلکہ ایک فکری منشور بھی ہے جو موجودہ عالمی ماحولیاتی بحران کو اسلام کی بصیرت کی روشنی میں سمجھنے اور حل کرنے کی دعوت دیتا ہے۔

مصنف نے نہ صرف ایک اہم موضوع چنا ہے بلکہ اسے اسلامی فکر، سائنسی شعور اور انسانی اخلاقیات کے خوبصورت امتزاج کے ساتھ پیش کیا ہے۔ یہ کتاب دینی مدارس اور ماحولیاتی سائنس کے طالب علموں دونوں کے لیے یکساں اہمیت کی حامل ہے، اور اس قابل ہے کہ اسے ماحولیاتی اخلاقیات کے اسلامی تناظر میں بنیادی ماخذ کے طور پر پڑھایا جائے۔9

اردو مضامین میں اسلام اور ماحولیاتی و موسمیاتی تغیرات کے مواد کا تجزیاتی مطالعہ

اردو زبان میں ماحولیاتی و موسمیاتی تغیرات کے موضوع پر اگرچہ حالیہ دہائیوں میں کافی توجہ دی گئی ہے، مگر اس موضوع کو اسلامی تناظر میں دیکھنے والے محققین کی تعداد نسبتاً کم رہی ہے۔ تاہم، موجودہ صدی کے دوسرے عشرے کے بعد اس حوالے سے اردو میں کچھ قابلِ قدر تحریریں سامنے آئیں جنہوں نے ماحولیات کو اسلامی تعلیمات کی روشنی میں جانچنے کی کوشش کی۔ اس فصل میں ایسے اردو آرٹیکلز کا تنقیدی و تجزیاتی مطالعہ پیش کیا جارہا ہے جنہوں نے ماحولیاتی بحرانوں کو اسلامی نقطۂ نظر سے سمجھنے کی سعی کی ہے۔

1۔ "ماحولیات کا تحفظ–اسلام کی نظر میں" (تحریر: ڈاکٹر مفتی شاہ جاہ ندوی)

اسلامی تعلیمات کا بنیادی تصور فطرت اور توازن پر مبنی ہے، اور یہی فکر مضمون "ماحولیات کا تحفظ – ایک اسلامی نقطۂ نظر" میں بڑے موئثر اور مدلل انداز میں پیش کی گئی ہے۔ مضمون نگار نے آغاز میں قرآن کریم کی ان آیات کا حوالہ دیا ہے جن میں کائنات کے حسن اور توازن کو خدا کی نشانی کے طور پر بیان کیا گیا ہے، جیسے کہ سورۃ الرحمٰن کی تکراری آیت: "وَالسَّمَاءَ رَفَعَهَا وَوَضَعَ الْمِيزَانَ"۔ اس آیت سے مضمون نگار نے یہ نتیجہ اخذ کیا کہ ماحول میں توازن برقرار رکھنا ہی اصل مقصدِ تخلیق ہے، اور انسان جب اس توازن کو بگاڑتا ہے تو فساد پیدا ہوتا ہے۔

مضمون میں ایک اور قابلِ ذکر پہلو یہ ہے کہ مصنف نے اسلامی تاریخ کے مختلف ادوار میں ماحولیات سے متعلق عملی مظاہر کو اجاگر کیا ہے، جیسے نبی کریم ﷺ کے زمانے میں "حرم" اور "حمیٰ" جیسے محفوظ علاقے قائم کیے گئے، جن کا مقصد جنگلات اور پانی کے ذخائر کا تحفظ تھا۔ اس تاریخی تناظر سے معلوم ہوتا ہے کہ اسلامی معاشرہ ہمیشہ ماحولیاتی توازن کا حامی رہا ہے۔

مصنف نے نہایت خوبصورتی سے اس بات پر زور دیا ہے کہ ماحولیات صرف ایک سائنسی یا تمدنی مسئلہ نہیں بلکہ دینی فریضہ بھی ہے۔ انسان خلیفۃ اللہ ہونے کے ناطے صرف زمین کا مالک نہیں بلکہ اس کا نگہبان بھی ہے،

اور اسی نگہبانی میں اس کا امتحان ہے۔ مضمون میں قرآن کی سورۃ البقرہ کی اس آیت کا حوالہ دیا گیا: "إِنِّي جَاعِلٌ فِي الْأَرْضِ خَلِيفَةً"، جو اس ذمہ داری کی بنیاد ہے۔

آخری حصے میں مضمون نگار نے موجودہ ماحولیاتی بحران کی نشان دہی کرتے ہوئے مسلمانوں پر زور دیا ہے کہ وہ قرآن و سنت کی روشنی میں ماحول کا تحفظ کریں، اور اس کو اپنی دینی و معاشرتی ذمے داری سمجھیں۔ اس حصہ میں مصنف نے ماحولیاتی تبدیلی، آلودگی، جنگلات کی کٹائی اور صنعتی زہریلے مادوں کے مسائل کو اجاگر کرتے ہوئے تجویز دی کہ "سبز زندگی" کو اپنایا جائے۔

یہ مضمون سادہ مگر جامع انداز میں لکھا گیا ہے اور یہ نوجوان طلباء و محققین کے لیے ایک ابتدائی مگر مفید رہنمائی فراہم کرتا ہے۔10

2۔ "اسلام اور تحفظِ ماحولیات" (تحریر: مولانا محمد طارق نعمان گڑنگی)

یہ مضمون ماحولیاتی مسائل پر اسلام کے جامع ردعمل کو نہایت واضح، مؤثر اور تحقیقی انداز میں پیش کرتا ہے۔ مصنف نے نہ صرف قرآنی آیات اور احادیث کی روشنی میں ماحولیات کا اسلامی تصور بیان کیا ہے بلکہ عصر حاضر کے ماحولیاتی چیلنجز کو بھی زیر بحث لایا ہے، جو کہ اس تحریر کو فکری اور عصری دونوں حوالوں سے قابلِ قدر بناتا ہے۔

مضمون کی سب سے بڑی خوبی اس کا منطقی تسلسل اور عنوانات کی درجہ بندی ہے، جیسے کہ "ماحولیاتی نظام میں توازن"، "اسلام اور وسائل کا اعتدال پسند استعمال"، "احادیث میں صفائی کا تصور" اور "اسلامی ریاست کی ذمے داریاں"۔ ان عناوین کے تحت پیش کردہ مواد میں نہ صرف مذہبی حوالے دیے گئے ہیں بلکہ عملی زندگی میں ان پر عمل کی مثالیں بھی بیان کی گئی ہیں۔

مصنف نے ماحولیاتی تحفظ کو عبادت کا درجہ دیتے ہوئے اس پر زور دیا ہے کہ جیسے نماز، روزہ اور زکوٰۃ دینی فرائض ہیں، ویسے ہی فطرت کا تحفظ بھی فرض ہے، کیونکہ یہی عبادت کا وسیع تصور ہے۔ اس سوچ نے مضمون کو صرف اخلاقی اپیل تک محدود نہیں رکھا بلکہ دینی استدلال کی بنیاد فراہم کی۔

ایک اور پہلو جو اس مضمون کو منفرد بناتا ہے وہ ہے جدید ماحولیاتی تحریکات (جیسا کہ ماحولیاتی قانون سازی، اقوام متحدہ کی کانفرنسیں) کو اسلامی نقطہ نظر سے پرکھنا۔ مصنف نے ان تحریکات کو سراہتے ہوئے لکھا کہ اگرچہ ان کی جڑیں جدید سائنسی افکار میں ہیں، لیکن ان کا روحانی و اخلاقی پہلو بھی اسلام کے اصولوں سے میل کھاتا ہے۔

اختتامی پیراگراف میں مضمون نگار نے مسلمانوں سے اپیل کی ہے کہ وہ اپنے طرز زندگی میں سادگی، صفائی، اور وسائل کے مؤثر استعمال کو اپنا کر ماحول دوست رویہ اپنائیں، اور اس کو محض سائنسی مسئلہ نہ سمجھیں بلکہ دینی فریضہ سمجھ کر اس پر عمل کریں۔

یہ مضمون مواد، اسلوب، اور استدلال تینوں لحاظ سے جامع ہے اور ماحولیاتی مطالعہ میں اسلامی زاویہ نگاہ کو سمجھنے کے لیے ایک اہم ذریعہ قرار دیا جاسکتا ہے۔11

3۔"ماحولیاتی مسائل اور اسلامی احکامات"(تحریر: حافظ احمد الرحمن)

یہ مضمون اپنے موضوع کے اعتبار سے بہت منفرد حیثیت رکھتا ہے، کیونکہ اس میں ماحولیات کے بحرانوں کو صرف ایک سائنسی یا سماجی مسئلہ سمجھنے کے بجائے، اسلامی شریعت کی روشنی میں ان کا حل تجویز کیا گیا ہے۔ مصنف نے ماحولیات کے بنیادی مسائل —مثلاً فضائی آلودگی، پانی کی آلودگی، جنگلات کی کٹائی، شور کی زیادتی اور زرعی زہریلے مادّوں —کو اجمالی انداز میں ذکر کرنے کے بعد، ان پر اسلامی نقطہ نظر سے روشنی ڈالی ہے۔

مضمون کی خاص بات یہ ہے کہ مصنف نے قرآنی آیات کو صرف زینت کے طور پر شامل نہیں کیا بلکہ ان سے واضح استنباط بھی کیا ہے۔ جیسے کہ سورۃ الاعراف (آیت 31) کا حوالہ دیا گیا، جس سے یہ اصول اخذ کیا گیا کہ اسراف یا بے جا استعمال صرف مالی نہیں بلکہ قدرتی وسائل میں بھی ممنوع ہے۔ اسی ایک نکتے سے مصنف نے اسراف، زرعی زہریلے مادوں کا بے قابو استعمال، اور پانی کے غیر ضروری ضیاع پر دینی گرفت کی وضاحت کی ہے۔

مضمون میں رسول اللہ ﷺ کے اقوال اور عملی نمونے بھی شامل کیے گئے ہیں، جیسے حدیثِ نبوی ﷺ: "زمین پر درخت لگانا صدقہ جاریہ ہے" اس سے اسلام کی ماحول دوست پالیسی اجاگر ہوتی ہے۔ اسی طرح یہ بھی بتایا گیا کہ نبی کریم ﷺ نے نہروں، چشموں اور کنوؤں کی صفائی، راستوں کی صفائی اور جانوروں کے ساتھ حسن سلوک پر کتنی زور دیا۔ ایک قابل تحسین پہلو یہ بھی ہے کہ مصنف نے ماحول کے تحفظ کو اسلامی فریضہ قرار دیا ہے، جس پر قیامت کے دن انسان سے باز پرس ہو سکتی ہے۔ مضمون کے آخر میں یہ بھی درج ہے کہ اسلامی فقہاء نے بھی ماحول سے متعلق کئی قواعد بیان کیے ہیں جیسے "ضرر کا ازالہ"، "منع از ایذا" اور "حق الممر" وغیرہ، جو جدید ماحولیاتی قوانین کے ہم پلہ ہیں۔

یہ مضمون علمی، فقہی اور دینی اسلوب کا ایک عمدہ امتزاج ہے اور ماحولیات کے اسلامی پہلو کو بھرپور انداز میں اجاگر کرتا ہے۔12

4۔ "تحفّظ ماحولیات" (تحریر: پروفیسر ڈاکٹر مفتی اکبر مصطفوی)

یہ مضمون مختصر مگر جامع انداز میں لکھا گیا ہے اور اس میں تحفظِ ماحولیات کے اسلامی اصولوں پر روشنی ڈالی گئی ہے۔ مصنف نے نہایت سادہ اور قابلِ فہم انداز میں یہ سمجھانے کی کوشش کی ہے کہ کس طرح اسلامی تعلیمات ماحول کے حسن، توازن، اور پاکیزگی کی حفاظت کرتی ہیں۔

مضمون کا آغاز اس حقیقت سے ہوتا ہے کہ قدرتی ماحول اللہ تعالیٰ کی نشانیوں میں سے ہے، اس تناظر میں مصنف نے اس نکتے کو اُجاگر کیا ہے کہ فطرت کی بربادی دراصل نشانیوں کے انکار کے مترادف ہے۔

ایک نمایاں بات یہ ہے کہ مصنف نے نہ صرف آلودگی اور جنگلات کی کٹائی جیسے موجودہ دور کے ماحولیاتی مسائل پر بات کی ہے بلکہ یہ بھی بتایا ہے کہ اسلام ایک عملی نظام حیات ہے جو روزمرہ زندگی میں ماحول دوستی کا سبق دیتا ہے۔ وضو، طہارت، راستوں کی صفائی، درخت لگانا، پانی کی بچت، اور جانوروں پر ظلم سے منع—یہ سب تعلیمات اسلام میں موجود ہیں جو براہ راست ماحول کے تحفظ سے تعلق رکھتی ہیں۔

مصنف نے سیرتِ طیبہ کے حوالہ سے بتایا کہ نبی کریم ﷺ نے پانی کے اسراف سے منع فرمایا، حتیٰ کہ وضو میں بھی، اور اس بات کو جدید دور کے لیے ایک مثالی اصول قرار دیا کہ پانی جیسی بنیادی نعمت کے تحفظ میں بھی ہم غفلت برتتے ہیں۔

آخری حصہ میں مضمون نگار نے یہ مؤقف اختیار کیا ہے کہ تحفظِ ماحولیات ایک عبادت کا درجہ رکھتا ہے، اور اس ضمن میں معاشرتی سطح پر شعور پیدا کرنے کی ضرورت ہے۔ مضمون کے اختتام پر ایک مختصر مگر دلنشین پیغام دیا گیا ہے کہ "ماحول کو صاف رکھنا صرف حکومت کی نہیں، ہر فرد کی دینی، اخلاقی اور سماجی ذمہ داری ہے"۔ یہ مضمون اگرچہ مختصر ہے مگر اپنے جامع مواد اور سادہ طرزِ تحریر کے باعث طلباء اور عام قاری کے لیے نہایت موزوں ہے۔13

5۔ "ماحولیاتی آلودگی کا تدارک و سدِباب—اسلامی تعلیمات کی روشنی میں" (تحریر: پروفیسر خالد اقبال جیلانی): پروفیسر خالد اقبال جیلانی کا یہ مضمون اپنے موضوع پر ایک علمی، فکری اور دعوتی نوعیت کی تحریر ہے، جس میں انہوں نے اسلامی تعلیمات کو ماحولیاتی بحرانوں کے حل کے طور پر پیش کیا ہے۔ مضمون کی بنیاد قرآنی اصول، سنت نبوی، اور فقہی احکامات پر ہے، جس سے تحریر کو ایک تحقیقی وقار حاصل ہوتا ہے۔

مصنف نے سب سے پہلے ماحولیات کی بگڑتی ہوئی صورت حال—فضائی، زمینی، اور آبی آلودگی—کا خلاصہ بیان کیا، اور پھر ان تمام مسائل کو روحانی بحران قرار دیا۔

مصنف نے بڑے احسن انداز میں بتایا کہ اسلام کے پانچ مقاصدِ شریعت میں انسانی جان، نسل اور مال کے تحفظ کے ساتھ ساتھ ماحول کا تحفظ بھی لازماً شامل ہے، کیونکہ یہ تمام مقاصد فطرت کے ساتھ ہم آہنگی پر قائم ہیں۔

مزید یہ کہ مضمون میں "اسراف"، "تکاثر"، "فساد"، اور "اذیّت" جیسے قرآنی تصورات کو آلودگی کی جڑوں سے جوڑا گیا ہے، اور ہر مقام پر سیرتِ رسول، صحابہ کے طرزِ عمل، اور فقہائے کرام کی آراء کو بطور ثبوت پیش کیا گیا ہے۔

مضمون کا ایک اہم پہلو اس کی تجویزاتی حیثیت بھی ہے:

- اسلامی تعلیمات کے مطابق شجرکاری کو فروغ دیا جائے۔
- پانی، ہوا اور زمین کی صفائی کو فرد اور حکومت دونوں کی ذمے داری قرار دیا جائے۔
- مساجد، مدارس، اور خطبۂ جمعہ میں ماحولیات کو بطور دینی موضوع شامل کیا جائے۔

تحریر نہ صرف فکری طور پر مستحکم ہے بلکہ عملی رہنمائی بھی فراہم کرتی ہے۔ اسلامی اقدار کو ماحولیاتی نظام کے ساتھ جوڑنے کی یہ کوشش قابلِ ستائش ہے۔14

نتائج:

1۔ اسلامی تعلیمات میں ماحولیاتی تحفظ کا بنیادی مقام:

تمام مصنفین اس بات پر متفق ہیں کہ ماحولیات کا تحفظ محض سائنسی یا حکومتی ذمہ داری نہیں بلکہ **شرعی و اخلاقی فریضہ** ہے۔ قرآن و سنت میں زمین کی آبادکاری، فساد سے اجتناب، اور فطرت سے ہم آہنگ طرزِ زندگی اپنانے کی واضح تعلیمات موجود ہیں۔

2۔ ماحولیاتی بحران کا تعلق انسانی اخلاقی زوال سے ہے:

ڈاکٹر حسین محی الدین، شفیع حیدر صدیقی اور جمال نصرت کی تصانیف اس پہلو پر زور دیتی ہیں کہ موجودہ ماحولیاتی تباہی انسان کے **خود غرضانہ رویوں، اسراف، اور روحانی دوری** کا نتیجہ ہے۔ اس لیے ماحولیاتی استحکام کے لیے اخلاقی و روحانی اصلاح ناگزیر ہے۔

3۔ قرآن و سنت میں ماحول دوستی کے اصول واضح طور پر موجود ہیں:

تمام کتب میں اس امر پر اتفاق پایا گیا کہ **درخت لگانا، پانی کا اعتدال سے استعمال، زمین کی اصلاح، جانوروں کے حقوق** اور فضاء کی پاکیزگی جیسے امور اسلام کی بنیادی اخلاقیات کا حصہ ہیں۔

4۔ فقہ اسلامی میں ماحولیاتی عدل (Environmental Justice) کا تصور:

پروفیسر ڈاکٹر احمد بن یوسف الدریویش اور دیگر فقہی ماہرین نے واضح کیا ہے کہ فقہ اسلامی میں **سد الذرائع، رفع الضرر اور مصلحتِ عامہ** جیسے اصول ماحولیات کے تحفظ کی مضبوط بنیاد فراہم کرتے ہیں۔ پانی اور نباتات کی آلودگی کو شرعی جرم قرار دیا گیا ہے۔

5۔ انسان بطور خلیفۃ الارض:

عبدالمنان چیمہ، مولانا جہانگیر حیدر قاسمی، اور ڈاکٹر طاہر منصور نے اس نکتہ کو نمایاں کیا کہ انسان زمین پر اللہ کا خلیفہ ہے، لہٰذا اسے **وسائل کے منصفانہ، متوازن اور شکر گزارانہ استعمال** کا مکلف قرار دیا گیا ہے۔

6۔ اسلامی ماحولیاتی فکر اور جدید سائنس میں ہم آہنگی:

چند مصنفین (خصوصاً ڈاکٹر طاہر منصور اور عبدالمنان چیمہ) نے سائنسی اصطلاحات کو اسلامی اصولوں سے جوڑ کر یہ دکھایا کہ **اسلامی تعلیمات "پائیدار ترقی (Sustainable Development)"** کے اصولوں سے مطابقت رکھتی ہیں۔

7۔ ماحولیات کو دینی و اخلاقی نصاب میں شامل کرنے کی ضرورت:

تقریباً تمام مصنفین نے اس نتیجے پر زور دیا کہ دینی مدارس، اسکولوں، اور جامعات کے نصاب میں **ماحولیاتی تعلیمات** کو شامل کیا جانا چاہیے تاکہ آنے والی نسلوں میں شعور پیدا ہو۔

8۔ انفرادی و اجتماعی سطح پر شعور کی کمی:

مصنفین کے مطابق ماحولیاتی بگاڑ کا ایک بڑا سبب **عوامی بے حسی** ہے۔ اگر فرد خود کو ماحولیاتی نظام کا اخلاقی و شرعی حصہ سمجھ لے تو بہت سے مسائل از خود حل ہو سکتے ہیں۔

9۔ اردو ماحولیاتی ادب میں اسلامی تناظر کا ابھرتا رجحان:

ان تمام کتابوں سے یہ بات سامنے آتی ہے کہ اردو زبان میں **اسلامی ماحولیاتی ادب (Islamic Environmental Literature)** اب ایک منظم علمی رجحان کی صورت اختیار کر رہا ہے۔

سفارشات:

1. **نصاب میں اسلامی ماحولیاتی تعلیمات کی شمولیت:**

تمام تعلیمی اداروں، خصوصاً دینی مدارس اور جامعات میں **قرآن و سنت کی روشنی میں ماحولیات** کو ایک مستقل مضمون کے طور پر شامل کیا جائے۔

2. **ماحولیاتی فقہ کی تدریس و تحقیق:**

اسلامی یونیورسٹیوں اور تحقیقی اداروں میں "فقہ البیئۃ" کے عنوان سے **تحقیقی مراکز** قائم کیے جائیں جو معاصر ماحولیاتی مسائل کا فقہی تجزیہ کریں۔

3. **ماحولیاتی خطبات و دینی مہمات:**

ائمہ مساجد، خطبا، اور دینی رہنماؤں کو تربیت دی جائے کہ وہ جمعہ کے خطبات میں **ماحولیاتی ذمہ داری** کو موضوع بنائیں۔

4. **اسلامی پالیسی سازی میں ماحولیاتی اصولوں کی شمولیت:**

حکومتی سطح پر پالیسی سازی کے وقت **اسلامی اخلاقیات اور فقہی اصولوں** کو ماحولیاتی قوانین کا حصہ بنایا جائے، مثلاً پانی، فضاء اور زمین کے حقوق۔

5. **میڈیا اور کمیونٹی آگاہی پروگرام:**

ٹی وی، ریڈیو، سوشل میڈیا، اور تعلیمی مہمات کے ذریعے **ماحولیاتی شعور** کو عام کیا جائے، تاکہ عوام میں دینی و اخلاقی ذمہ داری کا احساس بیدار ہو۔

6. **ماحولیاتی استحکام کے لیے مذہبی و سائنسی اشتراک:**

جامعات، ماہرینِ ماحولیات، اور علماء کے درمیان **انٹر ڈسپلنری تحقیقی تعاون** بڑھایا جائے تاکہ اسلامی اخلاقیات کو سائنسی ماڈلز کے ساتھ ہم آہنگ کیا جا سکے۔

7. **پائیدار طرزِ زندگی کی ترویج:**

افراد کو ترغیب دی جائے کہ وہ اپنے گھروں، دفاتر، اور عبادت گاہوں میں **ماحول دوست طرزِ عمل** اپنائیں — جیسے درخت لگانا، توانائی کی بچت، اور پلاسٹک سے اجتناب۔

8. **عالمی سطح پر اسلامی نقطہ نظر کی نمائندگی:**

اسلامی دنیا کے ماہرین کو چاہیے کہ وہ **اقوامِ متحدہ کے** SDGs اور ماحولیاتی فورمز پر اسلامی ماحولیاتی اخلاقیات کو ایک مؤثر متبادل فریم ورک کے طور پر پیش کریں۔

9. **اردو ماحولیاتی ادب کا فروغ:**

جامعات اور اکیڈمک ادارے اردو میں **اسلامی ماحولیاتی فکر پر نئی کتابوں، تحقیقی جرائد، اور سیمینارز** کا انعقاد کریں تاکہ علمی روایت مضبوط ہو۔

10. اسلامی ماحولیات کو پالیسی دستاویزات سے جوڑنا:

پاکستان کی **ماحولیاتی پالیسی، کلائمیٹ چینج پالیسی، اور SDGs فریم ورک** میں قرآن و سنت کی رہنمائی کو شامل کیا جائے تاکہ ترقی و فطرت میں توازن قائم رہے۔

حوالہ جات:

1. عبد الغفار، ماحولیات: زمین، ہوا، روشنی کا تحفظ (اوکاڑہ: شعبہ علوم اسلامیہ، سیرت چیئر، یونیورسٹی آف اوکاڑہ، 2024ء)
2. پروفیسر ڈاکٹر احمد بن یوسف الدریویش، آبی و نباتاتی ماحولیاتی آلودگی سے تحفظ: فقہ اسلامی کی روشنی میں (اسلام آباد: بین الاقوامی اسلامی یونیورسٹی، 2024)
3. عبد المنان چیمہ، قدرتی وسائل اور ان کا استعمال (اسلامی اور سائنسی علوم کے تناظر میں) (اسلام آباد: ایشین ریسرچ انڈیکس، 2023)
4. محمد طاہر منصور، اسلام اور ماحولیاتی تحفظ (لاہور: ادارہ معارف اسلامی، 2021)۔
5. حسین محی الدین، عالمی ماحولیاتی استحکام اور اسلامی اخلاقیات: عصری چیلنجز اور حل (لاہور: ادارہ منہاج العلوم، 2020)
6. حسین محی الدین، اسلام اور تحفظ ماحولیات (لاہور: ادارہ معارف اسلامی، 2019)
7. مولانا جہانگیر حیدر قاسمی اور مولانا خالد سیف اللہ رحمانی، اسلام اور ماحولیات (دیوبند، انڈیا: دار الاشاعت، 2012)
8. جمال نصرت، ہمارا ماحول اور ہماری ذمہ داری (لکھنو: نعمانی پرنٹنگ پریس، 2012)
9. شفیع حیدر صدیقی دانش، قرآن اور ماحولیات، (کراچی: خلیل اشرف عثمانی دار الاشاعت، 1999)
10. ڈاکٹر مفتی شاہ جاہ ندوی، "ماحولیات کا تحفظ – اسلام کی نظر میں" زندگی نو. رسائی جولائی 12, 2025. https://zindagienau.com/protecting-the-environment-in-the-eyes-of-islam/.
11. مولانا محمد طارق نعمان گڑنگی، "اسلام اور تحفّظ ماحولیات." ایکسپریس اردو, مارچ 19, 2024. https://www.express.pk/story/2478051/aslam-awr-thfz-mahwlyat-2478051
12. حافظ احمد الرحمن، "ماحولیاتی مسائل اور اسلامی احکامات." ایکسپریس اردو, فروری 19, 2024. https://www.express.pk/story/2457823/mahwlyaty-msal-awr-aslamy-ahkamat-2457823
13. پروفیسر ڈاکٹر مفتی اکبر مصطفوی، "تحفّظ ماحولیات." ایکسپریس اردو, جنوری 15, 2024. https://www.express.pk/story/2424182/thfz-mahwlyat-2424182.
14. خالد اقبال جیلانی، "ماحولیاتی آلودگی کا تدارک و سدِباب — اسلامی تعلیمات کی روشنی میں." روزنامہ جنگ, جولائی 31, 2023. https://jang.com.pk/news/1350757.